رجسٹرڈ نمبر ۴۲۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

ان الفضل ما تشہد لہ اعمال الرجال وان عملے یشہد بانہ من عند اللہ ما محمود

روزنامہ

# الفضل

قادیان

یوم جمعہ

مدینۃ المسیح ۱۴۹

قادیان ۱۳ار تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ آج بعد نماز مغرب تا عشار حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے

آج بعد نماز عصر تعلیمی اداروں کی طرف سے جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مجاہد افریقہ کے اعزاز میں دعوت چائے دی گئی۔ جس میں حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔ جناب مولوی صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں آپ نے تقریر فرمائی۔ بالآخر حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مختصر تقریر کی۔ اور دعا فرمائی۔

کل اور آج تعلیم الاسلام کالج کے سالانہ ورزشی مقابلے ہوئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۵ | ۱۴ار تبلیغ ۱۳۲۶ھ ش | ۲۱ار ربیع الاول ۱۳۶۶ھ | ۱۴ار فروری ۱۹۴۷ء | نمبر ۳۸

# کیا حضرت رام چندر جی کو نبی نہیں کہہ سکتے

معاصر "زمزم" لاہور نے لکھا تھا کہ رام خدا تعالےٰ کا صفاتی نام ہے۔ اور چونکہ خدا تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق وللہ الاسماء الحسنیٰ۔ سب اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں۔ خدا اور رام ایک ہی ہستی کے دو نام ہیں۔ ہم نے اس پر لکھا تھا۔ کہ رام اللہ تعالےٰ کا صفاتی نام نہیں ہے۔ بلکہ رام ایک انسان کا نام ہے۔ جو پچھلے دنوں ہندوستان میں پیدا ہوا۔ جس کو ہم خدا کا ولی یا خدا کا رسول تو کہہ سکتے ہیں۔ مگر خدا نہیں کہہ سکتے۔ اس پر معاصر مذکور نے تاب اور پرتاپ سے استفسار کیا ہے۔ کہ وہ یا کوئی اور سنسکرت کا عالم بتائے کہ آیا رام چندر جی سے پہلے رام کا لفظ خدا کے لئے استعمال ہوتا تھا یا نہیں اور کہ الفضل ثابت کرے کہ وہ خدا کے ولی یا نبی تھے

اب معاصر کوثر نے بھی وہی غلط بات کہی ہے۔ چنانچہ ۱۳ار فروری کی اشاعت میں رام من اور مسلمان کے عنوان کے نیچے یہ الفاظ ہیں "رام اور خدا میں کوئی فرق نہیں۔ پروردگار عالم ہی کے یہ دو نام ہیں۔ ایک فارسی میں دوسرا سنسکرت میں لیکن راجہ رام چندر جی کے ساتھ لفظ رام خاص ہو گیا ہے"

معلوم نہیں معاصر کوثر نے کن حقائق کی بنا پر کہا ہے۔ کہ رام پہلے ہی خدا کا نام تھا۔ مگر بعد میں رام چندر جی کے ساتھ خاص ہو گیا ہے۔ دوسری جگہ الفضل میں ایک مضمون اس موضوع پر درج کیا گیا ہے۔ ہم نے وضاحت کر دی تھی۔ کہ جس طرح یسوع مسیح علیہ السلام ایک انسان تھے۔ مگر بعد میں عیسائیوں نے اس کو خدا بنا لیا۔ اسی طرح رام بھی ایک انسان تھے۔ ہندوؤں نے بعد میں خدا بنا لیا ہے۔ ہندوؤں نے نہ صرف رام ہی کو خدا بنایا۔ بلکہ کرشن جی اور کئی اور ایسی ہی ہستیوں کو خدا بنا رکھا ہے۔ ان کے اعتقاد کے مطابق خدا انسان میں حلول کر سکتا ہے۔

رہی یہ بات کہ آیا رام خدا کا ولی یا نبی کہلا سکتا ہے یا نہیں۔ اگر یہ ثابت ہو۔ کہ وہ نہایت متقی اور خدا رسیدہ انسان تھا۔ اور اس نے خدا تعالےٰ کا پیغام پا کر دنیا میں اسی طرح کی اصلاحات کی تھیں جس طرح ایک خدا کا رسول کرتا ہے۔ تو اس کو خدا کا رسول ماننے میں کوئی حرج نہیں۔ بے شک اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ہم کو نہیں بتایا کہ کوئی نبی رام نام کا ہوا۔ مگر قرآن میں صرف چند نبیوں کا ذکر ہے۔ ان کے علاوہ بھی نبی ہوئے ہیں۔ جن کا ذکر نہیں۔ بقول "زمزم" اللہ تعالےٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ان من امۃ الا خلا فیہا نذیر۔ یعنی ہم نے ہر امت میں نبی بھیجے ہیں۔ اس لئے امکان ہے کہ رام چندر جی بھی خدا کے فرستادہ ہوں۔

اگر اللہ تعالےٰ کے حکم کے پیش نظر پہلے نبیوں پر بھی ایمان لانا اسی طرح ضروری ہے۔ جس طرح اللہ تعالےٰ اس کے فرشتوں اور کتابوں پر۔ تو اگر حضرت رام جیسی صفات والے انسان کو بھی خدا کا رسول مان لیا جائے۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ خدا تعالےٰ یہ تو کہیں نہیں فرماتا۔ کہ جن نبیوں کا ذکر قرآن کریم میں نہیں۔ اس کو نبی نہ مانو۔ محض اس لئے کہ ہندوؤں نے حضرت رام کیطرف بہت سی مشرکانہ باتیں منسوب کر رکھی ہیں ان کو نبی تسلیم نہ کرنا کسی طرح صحیح نہیں جس کی ذات میں ایسی خوبیاں تھیں۔ کہ لوگوں کو ان پر خدا ہونے کا دھوکہ ہوا خدا کا نبی تسلیم کر لینے سے اسلامی اصول میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی اس بات کی تائید ہوتی ہے۔ کہ دنیا میں اور بھی نبی ہوئے ہیں۔ جس کا قرآن کریم میں ذکر نہیں۔ دوسرا فائدہ حضرت رام کو نبی ماننے میں یہ بھی ہے کہ ہندو جو اسکو خدا بنا کر شرک کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ان کی ذہنیت کی بھی اس طرح اصلاح کا امکان ہے۔ اور ان کا اعتقاد جو حد اعتدال سے باہر ہو گیا ہے۔ حد اعتدال کے اندر آ جانے کی امید کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ اس طرح حضرت رام کی عزت و توقیر میں تو کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔ ہاں ان کے متعلق جو شرک کیا جاتا ہے وہ مٹایا جا سکتا ہے۔ اور دنیا میں ان کی صحیح پوزیشن قائم کی جا سکتی ہے۔ ایک بہت بڑا فائدہ اس اصلاح سے یہ بھی ہے۔ کہ ہندو اور مسلمان ایک دوسرے سے قریب ہو جائیں کیونکہ جب دونوں آپکی ثبوت پر متفق ہو جائیں تو یہ ایک اتحاد کا ذریعہ بن جائے گا۔ خیال تو فرمائیے کہ ایک ایسی خوبیوں والا انسان جس کو لوگوں نے اس کے کمال اتقا اور صفائی کی وجہ سے اتنا اونچا سمجھا۔ کہ اسکو خدا کا لقب دے دیا۔ وہ کوئی معمولی حیثیت کا انسان نہیں ہو سکتا۔ کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ محض ایک معمولی درجے کے انسان کو لوگوں نے اس طرح ازخود خدا کے درجہ تک پہنچا دیا ہو کہ قرنہا قرن گزرنے کے بعد بھی ان کی عقیدت میں فرق نہ آئے۔ نمرود فرعون وغیرہ خدا کہلانے والے لوگوں کی مثال سے پتہ چلتا ہے۔ کہ جو لوگ طاقت اور اقتدار کے نشہ سے بے خود ہو کر خود خدائی کا دعوے کر بیٹھتے ہیں۔ انکو لوگ کبھی دل سے خدا نہیں مانتے۔ لیکن جن انسانوں کو لوگ اپنی پوری عقیدت سے خدا سمجھ لیتے ہیں۔ وہ وہی ہو سکتے ہیں۔ جن کی ذات میں ایسے اعلےٰ اخلاق جمع ہو گئے ہوں کہ لوگ اپنی عقیدت میں انکے متعلق مبالغہ کر جاتے ہیں۔ صرف ایک نبی کے متعلق ہی عام انسانوں کو خدا ہونے کا دھوکا لگ سکتا ہے کیونکہ لوگ الہامی کلام کو جو دراصل خدا کا کلام ہوتا ہے اسکا اپنا کلام سمجھ لیتے ہیں۔ گفتہ او گفتہ اللہ بود

ایڈیٹر۔ روشن دین تنویر

بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی رزٹ ... پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے شائع کی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

# سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

## مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں فوج میں شامل ہونا چاہیئے

قادیان ۱۲ ماہ تبلیغ۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ ابتداء میں بعض مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد اپنی ایک تازہ رؤیا بیان فرمائی۔ (یہ رؤیا جلد الفضل میں شائع ہو چکی ہے) رؤیا کی تعبیر بتاتے ہوئے حضور نے بعض اہم امور بیان فرمائے۔ جن کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

### فوجوں کی بغاوت ہمیشہ عام لوٹ مار کا موجب ہوتی ہے

فرمایا۔ اس رویاء سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ایام میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان جو جھگڑا شروع ہے۔ وہ شاید ہندوستان کی فوجوں میں بھی داخل ہو جائیگا۔ لیکن یہ ایک بڑی خطرناک بات ہوگی۔ انفرادی جھگڑوں میں خطرہ کم ہوتا ہے۔ لیکن اگر فوجوں میں بھی جھگڑا شروع ہو جائے۔ تو اس سے ملک کی حفاظت سخت خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔ فوجوں کے پاس چونکہ ہر طرح کے ہتھیار ہوتے ہیں۔ اس لئے خواہ جھگڑے کی ابتدا سیاسی اختلافات کی بناء پر ہی ہو۔ بالآخر عام لوٹ مار شروع ہو جایا کرتی ہے۔ اور اس کی لپیٹ میں خود وہ لوگ بھی آجایا کرتے ہیں۔ جو ابتداء میں جھگڑے کو ایجاد کرنے والے سمجھے جاتے ہیں۔ کسی مورخ کا قول ہے۔ کہ تاریخ ہمیشہ اپنے آپ کو دہراتی رہتی ہے۔ یعنی علم النفس کے اصول کے مطابق جو کچھ انسانی حالات کیفیات اور جذبات ہر زمانہ میں یکساں ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے نتائج بھی ہمیشہ ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیاء کے حالات میں ہمیشہ گہری مشابہت پائی جاتی ہے۔ اسی طرح ان کے مخالفین بھی جو حربے استعمال کرتے ہیں۔ اور جو اعتراض کرتے ہیں۔ وہ بھی ہمیشہ یکساں ہی رہتے ہیں۔ فوجوں کی بغاوت کے متعلق بھی ہمیں تاریخ سے یہی پتہ لگتا ہے۔ کہ ہمیشہ جب بھی بغاوت ہوئی ہے۔ شروع میں وہ سیاسی رنگ رکھتی ہے۔ لیکن بعد میں ضرور عام لوٹ مار شروع ہو جاتی ہے۔ سب فوجوں کا فوجوں سے مقابلہ ہو۔ تو وہ ایک دوسرے سے اس وجہ سے ڈرتی ہیں۔ کہ اگر ہم نے فلاں ہتھیار استعمال کیا۔ تو دوسری فوج بھی یہی ہتھیار ہمارے خلاف استعمال کریگی۔ لیکن جب فوج کا مقابلہ ایسے لوگوں سے ہو۔ جو نہتے ہوں۔ تو پھر وہ دلیری سے لوٹ مار کرتی ہے۔ اس کے علاوہ عام طور پر فوجیوں کے اخلاق کو خود بھی گرایا جاتا ہے۔ اور ان کے بہیمیت کے جذبات کو ابھارا جاتا ہے۔ تاکہ وہ زیادہ جوش سے لڑ سکیں۔ صرف بنیوں کی فوجیں ایسی ہوتی ہیں۔ جن کے اخلاق کی ہر قسم کے حالات میں نگرانی کی جاتی ہے۔ ورنہ بالعموم شراب پلا کر اور بدمست کر کے فوجوں کے جذبات کو لوٹ مار کے لئے دانستہ طور پر ابھارا جاتا ہے۔ ایسی حالت میں اگر عام لوٹ مار شروع ہو جائے۔ تو وہ بہت ہی خطرناک ہوتی ہے۔ فوج کے لئے اپنے اور غیر کا امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور وہ سب کو لوٹ مار کر نشہ بنا لیتی ہے۔ اگر خدانخواستہ اس قسم کی بغاوت پیدا ہو گئی۔ تو جو لوگ آج فوجوں کو اکسا رہے ہیں۔ وہ بھی بچ نہیں گے۔ کیونکہ عام لوٹ مار میں پھر زید یا بکر کا کوئی امتیاز نہیں رہتا۔

### فوج میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونا چاہیئے

اس سلسلے میں میں ایک ضروری امر کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ہماری جماعت میں سے بہت سے لوگ فوج میں بھرتی ہوئے تھے۔ لیکن اب میں دیکھتا ہوں۔ کہ بوجہ اس کے کہ اس محکمہ کا انچارج ایک سکھ ہے۔ اور کمانڈر انچیف برسر اقتدار ہے۔ مسلمانوں میں کچھ بددلی سی پیدا ہو رہی ہے۔ اور وہ فوج سے الگ ہونے کے لئے ہیں۔ میرے نزدیک یہ ایک خطرناک رو ہے۔ جس کا مقابلہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس وقت جس قسم کے حالات پیش آ رہے ہیں۔ ان میں تو ضرورت ہے۔ کہ مسلمان پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں فوج میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ یہ موقع تو اس قسم کا ہے۔ کہ چاہے ادنےٰ سے ادنےٰ نوکری بھی ملے۔ پھر بھی کسی نہ کسی طرح ضرور مسلمانوں کو فوج میں قدم جمانے چاہئیں۔ تا ایک شخص اپنے آپ کو جس عہدے کے قابل سمجھتا ہے اگر اسے وہ نہیں دیا جاتا۔ تو اسے پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ اور ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے بھی فوج میں شامل رہنا چاہیئے۔ یاد رکھو! عوام الناس کی کوئی طاقت نہیں ہوتی۔ ملک کی اصل طاقت تو فوج کے ہاتھ میں ہی ہوتی ہے۔ اگر مسلمان فوج سے علیحدہ ہو گئے۔ تو آہستہ آہستہ وہ بزدل ہو جائیں گے۔ بنگال کسی زمانہ میں بہت بہادر سمجھے جاتے تھے۔ چنانچہ بنگال مغلوں کی چھاؤنی تھی۔ لیکن فوج میں نہ جانے کی وجہ سے آہستہ آہستہ ان میں بزدلی آگئی۔ چنانچہ اب بنگالی بزدل قوم سمجھی جاتی ہے۔ اسی طرح کشمیریوں کا حال ہے۔ محمود غزنوی کا ٹھیٹواڑ تک ملک کو فتح کرتا چلا گیا۔ لیکن کشمیر پر تین دفعہ حملہ کرنے کے باوجود اسے سر نہ کر سکا۔ لیکن یہی کشمیر کے باشندے فوج میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے آج بزدل ہو گئے ہیں۔ دراصل اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا ہی ایسے رنگ میں کیا ہے۔ کہ وہ ماحول کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لیتا ہے۔ اگر بہادری کی طرف مائل ہو۔ تو بہادر بن جاتا ہے۔ اگر بزدلی کی طرف جھکے۔ تو بزدل ہو جاتا ہے۔ مسلمانوں کو جس طرح بھی ہو۔ بزدلی سے بچنا چاہیئے۔ بجائے فوج سے استعفےٰ دینے کے اپنا سارا زور فوج میں رہنے پر لگا دینا چاہیئے۔ چاہے بظاہر ذلیل بھی ہونا پڑے۔ پھر بھی فوج سے استعفیٰ نہیں دینا چاہیئے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنا پاؤں جمانے کی اور فوج میں اپنے حق کو محفوظ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ مسلمانوں میں بہادری کی روح

## اطاعت امام کی ایک قابل تقلید مثال

ہم ذیل میں ایک خط درج کرتے ہیں۔ یہ ایک اچھی مثال ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت ہے۔ کہ دیگر جماعتیں بھی اسکی تقلید کریں۔ اور ایسی رپورٹیں مرکز میں بھجوائیں۔ (ادارہ)

بحضور حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ حضور نے آخری تقریر سالانہ جلسہ ۱۹۱۷ء پر جماعت کے متعلق فرمایا تھا۔ کہ ہر جماعت میں یہ چار باتیں ضرور ہوں۔ اور ہر جماعت کے عہدہ دار مجھے ان کے اطلاع دیتے رہیں۔ اور اس حکم کی تعمیل میں پہلی رپورٹ ارسال ہے۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپکے ہر ایک حکم کی تعمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کریام کی تعداد کل ۱۵۰ افراد پر مشتمل ہے۔ جس میں سے ۱۵۱ مرد ہیں۔ ان میں سے ۳۳ افراد باہر ملازمت پر ہیں۔ اور ۱۱۸ گاؤں میں حاضر ہیں۔ ۱۳۹ عورتیں مع جوان لڑکیاں اور ۱۶۰ بچے۔ ۸۸ لڑکے ۷۲ لڑکیاں۔ جن میں ۱۲ لڑکے تعلیم پا رہے ہیں۔ اور ۶ لڑکے ابھی بچے ہیں۔ اور کچھ ان میں تعلیم حاصل نہیں کر رہے۔ مردوں میں سے ۱۴ پڑھے ہوئے ہیں۔ اور باقی ۷۵ میں ۷ بالکل ان پڑھ اور ۵ نے نوشت خواند کی اسناد حاصل کی ہوئی ہیں۔ یہ جماعت زمیندارہ ہے۔ تمام افراد زمیندارہ کرتے ہیں۔ اول نماز باجماعت۔ دو جگہ نماز باجماعت ہوتی ہے۔ ایک مسجد میں اور ایک دیوان خانہ چودھری گل محمد نمبردار کی۔ مسجد میں ۱۵ کے قریب باجماعت نماز پڑھتے ہیں۔ اور دیوان خانہ میں ۳۰ کے قریب پڑھتے ہیں۔ اور باقی پچاس کے قریب باقی نمازوں میں سے کوئی نہ کوئی نماز ضرور مسجد میں یا دیوان خانہ میں جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اس سے قبل یہ حالت نہیں تھی۔ بلکہ تھوڑے آدمی نمازی تھے۔ اب جلسے کے بعد یہ تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ دوم سیالکوٹ

## درخواست دعاء

لنڈن ۱۳ فروری۔ جناب مکرم ظہور احمد صاحب نے بذریعہ تار لنڈن سے اطلاع دی ہے۔ کہ مکرم چودھری شکراللہ صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن بائیں جانب درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اپنڈسائٹس کے علامات ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ چودھری صاحب کی صحت عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

# قرآن کریم بلحاظ کامل شریعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت ہے

تقریر جناب مولوی عبدالمنان صاحب عمر ایم۔ اے بروقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۳۶ء

(۲)

اس وقت میں آپ کے سامنے صرف اس چیز کو پیش کرتا ہوں۔ کہ کس طرح قرآن مجید بلحاظ شریعت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے قرآن مجید کے نظام شریعت میں ایسی ایسی زبردست خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ جن کی بنا پر یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا زندہ ثبوت بن جاتا ہے۔ اور بدرجہ سبیل کے الفاظ میں ہم یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

"کسی انسان کا قلم ایسی معجزنما کتاب نہیں لکھ سکتا۔ یہ ایک مستقل معجزہ ہے جو مردوں کو زندہ کرنے کے معجزہ سے بہت بلند ہے"

قرآنی شریعت کی سب سے پہلی خصوصیت یہ ہے کہ یہ جامع ہے۔ آج تک دنیا جن تعلقات سے آباد چلی آرہی ہے۔ اس کے جملہ پہلوؤں کے متعلق قرآن مجید میں احکام موجود ہیں۔ یہ انسانی ضرورت کے ہر شعبہ پر حاوی ہے۔ نور ایمان کے ہر متلاشی کے لئے ہدایت کا سامان یہاں موجود ہے۔ جس کی نگاہ کے سامنے قرآن ہے۔ اس کے سامنے حضرت ابراہیم، موسےٰ، عیسےٰ اور دیگر تمام انبیا کے صحیفے ہیں۔ کوئی روحانی صداقت ایسی نہیں جو قرآن مجید سے باہر ہو۔ اس کا اپنا دعوےٰ فیہا کتب قیمۃ (بینہ ع ۱) یہ ایسی جامع شریعت ہے کہ اس میں ہر نوع ہر قسم ہر گروہ اور ہر صنف انسانی کے لئے ہدایت و نور سمٹ کر سما گیا ہے۔ افریقہ و ہندوستان کا کوئی قبیلہ آج اگر عیسائی ہوتا ہے۔ تو اس کو مذہب کی تلقین گو انجیل سے ہوتی ہے۔ لیکن تہذیب و تمدن اور عمل زندگی کا سبق یورپ کے خود ساختہ قوانین معاشرت سے سکھایا جاتا ہے۔ لیکن اسلام میں جس قرآن مجید سے مذہب سکھایا جاتا ہے۔ وہاں اسی سے تہذیب و تمدن کے قوانین بھی بتائے جاتے ہیں۔ غرض یہ ایک ایسا آئینہ ہے۔ جس میں ہر شخص اپنے جسم و روح ظاہر و باطن قول و عمل کی درستی و اصلاح کو دیکھ سکتا ہے۔

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

قرآنی شریعت کی دوسری خصوصیت یہ ہے۔ کہ یہ جامع ہی نہیں بلکہ کامل بھی ہے۔ اس نے جو تعلیم ہمارے سامنے رکھی ہے وہ تکمیل کے بلند ترین نقطہ تک پہنچی ہوئی ہے۔ خود اس کا اپنا دعوےٰ ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ (مائدہ ع ۱)

موٹے طور پر اسلامی شریعت کے دو جزو ہیں۔ ایک کا تعلق انسان کے دل اور باطن کے ساتھ ہے۔ اور دوسرے کا انسان کے جسم اور ظاہر کے ساتھ۔ پہلے کو ایمان اور دوسرے کو عمل کہتے ہیں۔ اور اس کو قرآن مجید نے الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات (بقرہ ع ۹) کے الفاظ سے ادا کیا ہے۔ عمل کے تین حصے ہیں۔ عبادات معاملات اور اخلاق پس ایمان کے ساتھ ملکر اسلامی شریعت کے یہی چار جزو ہیں۔ اور ان میں سے کوئی حصہ غیر واضح اور نامکمل نہیں۔ اسلامی تعلیمات کے وسیع دفتر کا پھیلا دیا بیان کرنا اس وقت ممکن نہیں۔

گذشتہ انبیا کے پیغامات۔ قدیم اقوام کے عقائد متفقہ نیز کارخانہ عالم کے عجائبات اور اس کے حیرت انگیز انتظام اور انسانی فطرت کے علاوہ دیگر بے شمار امور کو پیش کر کے خالق کائنات کی ہستی کے ناقابل تردید شواہد جمع کر دیئے ہیں۔ مسئلہ وجود کے بعد اللہ تعالےٰ کو تمام صفات حسنہ کا جامع قرار دیتے ہوئے توحید کو حقیقی شان میں جلوہ گر کیا گیا ہے۔ اور پھر وہ حقائق پیش کئے گئے ہیں۔ جو دیگر باطل عقائد کو پاش پاش کر دیتے ہیں۔ ذات۔ صفات۔ عبادات و اقوال غرضیکہ ہر پہلو سے خدا کی وحدانیت کو روشن دلائل سے ثابت کیا ہے۔ دنیا مانے یا نہ مانے حقیقت یہی ہے۔ کہ قرآن مجید ہی وہ کتاب ہے۔ جس نے خدائی توحید کو قائم کیا۔ اور اس کے حسین چہرہ کی ایسی دلکش تصویر کھینچی کہ ایک عالم کو لبے تاب کر دیا۔

اسی سلسلہ میں یاس و نا امیدی کا قلع قمع کرتے ہوئے لقاء الٰہی کا وعدہ دیا ہے۔ اور توبہ و دعا۔ کلام الٰہی کے نزول اور صفات الٰہیہ کے ظہور کو بطور نشان قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں مسئلہ تقدیر۔ مسئلہ رسالت اور بعث بعد الموت پر سیر کن بحث کی ہے۔ ان مضامین کو پڑھ کر انسانی روح وجد میں آجاتی ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان سب دنیوی علائق کو توڑ کر آسمان کی طرف پرواز کرنے لگ گیا ہے۔

(۱) عملی پہلو کے لحاظ سے قرآنی شریعت نے عبادت الٰہی کی اہمیت اور اس کی تفصیلات کو شرح و بسط سے بیان فرمایا ہے۔ اور اصولی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسوۂ حسنہ قرار دے کر یہ الفاظ آپ کی زبان مبارک سے ادا کئے گئے ہیں۔ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین (انعام ع ۱۹)

قرآن مجید کی یہ آیت عبادت کے نقطۂ کمال کی آئینہ دار ہے۔ اور قرآن کی یہ امتیازی خصوصیت ہے۔ کہ اس نے رہبانیت اور ترک دنیا کو ناجائز قرار دیا ہے۔ اسلام پیہم جدوجہد اور مسلسل سرگرمی کا نام ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ گوشہ نشینی اور پہاڑوں کی غاروں میں بیٹھ کر خدا کو یاد کرنا حقیقی عبادت ہے۔ قرآن اسے بے کاری اور آوارگی سے تعبیر کرتا ہے۔ پس گو اسلام سرتاپا مجاہدہ ہے۔ مگر خلوت میں نہیں بلکہ میدان میں نکل کر قرآن کا پیغام ترک خواہش نہیں تصحیح خواہش ہے۔ قرآن نے نماز روزہ ذکر وغیرہ متعدد عبادات کا ارشاد فرمایا ہے۔ مگر ہر موقعہ پر جسم اور روح دونوں کو قائم رکھا ہے۔ اس کی ہر عبادت مومن کے لئے ایک نیا پیام پیش کرتی ہے۔ کہیں نماز میں سجدہ کرتے ہوئے اپنی عبودیت کا اعتراف کرتا ہے۔ تو کہیں قربانی کرتے ہوئے تصویری زبان میں اپنی جان کو اپنے حقیقی مولےٰ کے اشارہ پر نثار کرنے کا عہد و پیمان کیا جاتا ہے۔ ایک طرف روزہ بیکس فلاکت زدہ اور فاقہ مست فقرا کی اندوہ گین کیفیت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے لے آتا ہے۔ تو دوسری طرف بیت اللہ کا حج حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ہاجرہ کی جانبازی کا نظارہ پیش کر دیتا ہے۔

(۲) عبادات کے بعد اخلاق حسنہ پر زور دیا گیا ہے۔ اخلاق حسنہ طبعی حالتوں کو ان کے محل و موقع پر استعمال کرنے کا نام ہے۔ قرآن کا یہ کمال ہے۔ کہ اس نے اس تعریف میں خود انسان کے اپنے نفس کو بھی شامل کیا ہے۔ اخلاق کی دو اقسام ہیں۔ اخلاق قلب اور اخلاق جوارح چونکہ ظاہر و باطن دونوں ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لئے اسلام نے نہ صرف قلبی اخلاق میں نیک تغیر پیدا کرنے کے مختلف طریق بتائے ہیں۔ بلکہ ظاہری عادات و اطوار کو تمام نقائص سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک ایسا پاکیزہ ماحول تجویز کیا۔ جو روحانیت کے اعلےٰ مقام پر پہنچا دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے پاکیزگی کی طرف بار بار توجہ دلائی اور فی الحقیقت ظاہری پاکیزگی پر جس قدر قرآن نے زور دیا ہے۔ اور کسی کتاب نے نہیں دیا۔ قرآن نے بتایا کہ صاف جسم سے صاف روح پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے خوراک کے لئے حلال اور طیب ہونا ضروری ہے۔ ایک اور امر جس کی حفاظت کے لئے ظاہری اعضا کو چند قیود سے مقید کیا۔ وہ عفت کا جوہر ہے۔ انجیل کہتی ہے کہ انسان کو عورت کی طرف بری نظر سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ گویا نیک نیتی سے دیکھنے کی عام اجازت ہے مگر اسلام نے بہر حال قفل بصر کا ارشاد فرمایا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس نے کس خوبی سے ہر ایک نقص کے منبع اور سرچشمہ کو مسدود کرنے کے لئے احکام جاری کئے ہیں۔ غض بصر کے علاوہ عورت کو پردہ کا حکم دیا ہے۔ تا عورت اپنے چہرہ بدن اور لباس کی زینت کو غیر محرم مرد پر ظاہر نہ کرے۔ اس حد بندی کو ملحوظ رکھتے ہوئے جس میں سراسر سوسائٹی کی بہبودی اور اخلاق کی حفاظت مقصود ہے۔ ایک مسلمان عورت پردہ کے معاملہ میں ہر طرح آزاد ہے۔ پردہ اس طرف متوجہ کرتا ہے۔ کہ عورت کے کئی اعلیٰ جگہ گھر ہے۔ جہاں اسکے ہاتھوں قوم کے نونہال پلتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ ایسا نازک کام ہے۔ کہ اگر عورت صرف اسی کام کو خیر و خوبی کے ساتھ سرانجام دے۔ تو وہ ملک اور قوم کی بہترین محسنہ بن سکتی ہے۔ اور قوم کے بچے مستقبل میں اخلاق کا بلند معیار قائم کرنے میں کامیاب ہو کر ہر نئی نسل کو بری عادات سے محفوظ کر سکتے ہیں۔

(۳) الف) تعلقات و معاملات کے لحاظ سے ہمیشہ قوانین تمدن اور معاشرت کو گہرے طور پر مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اور اس کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ بایں وجہ شریعت اسلامیہ کا یہ حصہ نہایت وسیع ہے۔ تمدن کو عموماً تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ (اول) اہلی تمدن۔ (دوم) بادشاہت و مملوکیت کے قوانین اور (سوم) مختلف ممالک کے باہمی تعلقات۔

اہلی تمدن کا بیشتر حصہ شادی۔ اولاد۔ ظہار۔ لعان۔ طلاق اور تعدد ازدواج نیز ورثہ کے مسائل پر مشتمل ہے۔ علاوہ ازیں خاندان۔ یتامیٰ۔ فقراء۔ پڑوسی۔ مسافر کے احکام پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ قرآن نے یتامیٰ اور غربا کی حفاظت کے لئے خاص اہتمام کیا ہے۔ کورٹ آف وارڈز کے سسٹم سے کہیں بڑھ کر نابالغوں کے حقوق کو محفوظ کر دیا ہے۔ نیز قرآن کا یہ زبردست کارنامہ ہے۔ کہ اس نے غلامی ایسی خطرناک لعنت کے خلاف سب سے پہلے آواز بلند کی ہے۔ اور اسے ہر رنگ میں ممنوع قرار دیا ہے۔ اسلام کے رو سے صرف جنگی قیدیوں کو پکڑا جا سکتا ہے۔ اور وہ بھی شدید خونریز جنگ میں۔ قید کے بعد اسلام نے صرف دو راستے تیار کئے ہیں۔ یا انہیں احسان کر کے رہا کر دیا جاوے۔ یا بطور معاوضہ کچھ رقم لیکر آزاد کر دیا جائے۔ اور اگر اسے رقم نہ مل سکے۔ تو مکاتبت کرنا فرض ہے۔ تا قید کی زنجیریں پہننے والے بدنصیب جلد از جلد آزادی کا سانس لے سکیں۔

تمدن کا دوسرا حصہ آئین حکومت سے تعلق رکھتا ہے۔ اسلام دنیا میں سب سے پہلا مذہب ہے۔ جس نے اپنے تمدنی اور دیگر نظاموں کی بنیاد اس امر پر رکھی ہے۔ کہ حقیقی بادشاہت خدا کو ہی حاصل ہے جس نے انتخابی حکومت کا اصول مقرر کیا ہے۔ جس نے لوگوں کی عزت۔ جان۔ اور مال کی حفاظت کو حکومت کا مقصد قرار دیا ہے۔ جس نے حکومت کو ملکیت نہیں ایک امانت قرار دیا ہے۔ جس نے حاکم کو افراد کے درمیان عدل کرنے کی تاکید فرمائی۔ اور اسے خدا کے سامنے جوابدہ قرار دیا ہے۔

یہ وہ خصوصیات ہیں۔ جو بنیادی طور پر اسلامی آئین حکومت کو حاصل ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ دنیا میں فسادات انہی امور کو نظر انداز کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ قرآن کے پیش کردہ نظام کی اندرونی شکل چار اصولوں سے قائم ہے۔ اسلام کا حکم ہے کہ دولت جمع کرنے کے خلاف وعظ کیا جائے۔ اسلام کا حکم ہے۔ کہ دولت حد سے زیادہ جمع کرنے کے محرکات مثلاً سود و احتکار کو روکا جائے۔ اسلام کا حکم ہے۔ کہ جمع شدہ دولت کو ورثہ کے ذریعہ جلد سے جلد بانٹ دیا جائے۔ اور اس کو ایک شخص کے پاس جمع نہ ہونے دیا جائے۔ اور حکومت کے روپیہ کو ضروریات پر خرچ کر کے ان کی ضروریات کو مہیا کیا جائے۔ قرآن کا یہ نظام اپنی نظیر آپ ہے۔ اور گو دنیا کی توجہ میں کج اس کی طرف متوجہ نہیں۔ مگر وہ دن قریب ہیں۔ جبکہ آخر کار انہیں کھلے بندوں اپنے عجز اور قرآنی نظام کی برتری کا اعتراف کرنا پڑیگا۔

تمدن کا تیسرا حصہ بین الاقوامی تعلقات ہیں۔ اس ضمن میں اسلام کا ایک حکم یہ ہے۔ کہ حکومتیں دیگر اقوام کی طرف دولت کی ہوس میں للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھیں۔ بجائے کسی ملک پر جارحانہ قبضہ کر کے اپنی سلطنت کو ہی متمدن بنانے میں مشغول رہیں۔ کیونکہ اسلام صرف مذہبی دفاعی جنگ کی اجازت دیتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کیا معجزہ ہوگا۔ کہ اسلام نے آج سے تیرہ سو سال پہلے جبکہ لیگ آف نیشنز کا نام و نشان نہ تھا۔ قرآن میں مجلس اقوام کی وہ شرائط بیان کر دیں۔ جن کے بغیر دنیا کی کسی مجلس کو ہرگز کامیابی کا منہ نصیب نہیں ہو سکتا۔ اسلام کا فرمان ہے۔ کہ اگر کوئی حکومت کسی ملک پر حملہ کر دے۔ تو دوسری حکومتیں متفقہ طور پر تبادلہ خیالات کر کے فیصلہ کرنے پر مجبور کریں۔ اگر کوئی فریق انکار کرے۔ تو سب اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیں۔ حملہ آور کے مغلوب ہونے پر جو رقم ان کو ضروری خیال کیا۔ کہ اس کے متعلق کچھ عرض کروں

## لفظ رام اور دھرم گرنتھ

تمام سنسکرت لٹریچر میں رام چندر جی سے پہلے کہیں بھی لفظ "رام" کا اطلاق "ایشور" پر نہیں ہوا۔ چاروں ویدوں اور دیگر دھرم گرنتھوں میں پرماتما کا نام رام کہیں نہیں آیا۔ اور نہ خود سناتن دھرمی رام سے مراد پرماتما لیتے ہیں۔ بلکہ جب بھی وہ رام کا لفظ بولتے ہیں۔ تو ان سے مراد مہاراجہ رام چندر جی ہی ہوتا ہے۔ اور خود گاندھی جی نے بھی اس کا اقرار کیا ہے۔ کہ رام سے مراد مہاراجہ رام چندر جی ہے چنانچہ آریسماج ویلنگ کے منتری پنڈت دھرم دیو نے دوران ملاقات میں اس کے متعلق آپ سے بعض سوالات کئے تھے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ جب ہم سمجھ جاتے ہیں تو ہم کچھ نہیں رہ جاتے۔ ایشور ہی سب کچھ بن جاتا ہے وہ دشرتھ نندن کا بیٹا۔ سیتا پتی کا خاوند بھارت و لکھشمن کا بھائی ہے۔ (سماج ویلنگ دہلی اکتوبر ۱۹۴۶ء)

جب ہم سنسکرت لغت پر وچار کرتے ہیں۔ تو اس میں بھی رام کے معنی کہیں بھی پرماتما کے نہیں آئے۔ لغت میں رام کے معنی مندرجہ ذیل ہیں۔ پرشو رام ایک اوتار تھے۔ جن کا مہاراجہ رام چندر سے مقابلہ ہوا تھا۔ دشرتھ کا بڑا بیٹا بلرام (کرشن جی کا بھائی) خوبصورت اچھا۔ جانور (امر کوش) نیل خوبصورت۔ سفید۔ خوبصورت عورت وغیرہ وغیرہ۔ (مہاشہ محمد عمر)

## رام اور رحیم

گاندھی جی رام دھن میں جو بھجن پڑھتے ہیں۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ یہ عبادت اور بھجن پرماتما کے متعلق ہیں۔ کیونکہ جو الفاظ وہ استعمال کرتے ہیں۔ وہ پرماتما کے لئے استعمال نہیں ہوئے۔ مثلاً گاندھی جی اپنی پرارتھنا میں پڑھا کرتے ہیں۔ کہ

رگھوپتی راگھو راجا رام
پتت پاون سیتا رام

یعنی رگھو خاندان کے مالک مہاراجہ رام چندر جی ہیں۔ اور گرے ہوئے انسانوں کو اٹھانے والے سیتا کے خاوند مہاراجہ رام چندر جی ہیں۔ یہ وہ الفاظ ہیں۔ جن کو گاندھی جی اپنی رام دھن میں پڑھتے ہیں۔ اگر آپ غور سے دیکھیں۔ تو ان میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے۔ جو کہ پرماتما کے لئے بولا جاتا ہو۔ اور تمام رام دھن میں بھی کوئی ایسا فقرہ نہیں ہے۔ جس سے یہ استدلال کیا جا سکے کہ یہ پرماتما کے متعلق الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب زمزم نے لکھا ہے۔ کہ رام اور رحیم میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ دونوں مترادف الفاظ ہیں اس لئے اگر گاندھی جی رحیم کی جگہ رام کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ تو اس میں کوئی برائی کی بات نہیں ہے۔ پھر آگے لکھا ہے۔ کہ ہم تو یہی سمجھتے ہیں۔ کہ ان دونوں الفاظ میں کوئی فرق نہیں۔ لیکن اگر ان میں واقعی فرق ہے۔ تو کسی سنسکرت دان کو اس پر روشنی ڈالنی چاہیئے۔ اس لئے میں نے

## پتہ مطلوب ہے

کیپٹن محمد نذیر صاحب بھٹی جو کہ ۱۹۴۶ء میں مندرجہ ذیل ایڈریس تھا:۔

4/15 Ramjimla Road Chhindwara A.B.P.D.No:1 S.E.A.C

کا موجودہ ایڈریس نظارت ہذا کو مطلوب ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو نظارت ہذا کو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ اور اگر خود کیپٹن صاحب موصوف اس اعلان کو پڑھ لیں۔ تو اپنا ایڈریس نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ والسلام (ناظر بیت المال)

## قابل توجہ موصی صاحبان

ایک فوجی ملازم کے خط سے معلوم ہوا۔ کہ ریلیز کی جو رقم ان کو ملی ہے۔ اس پر ۱/۱۰ حصہ دینا ضروری نہیں سمجھتے۔ یہ ان کا خیال درست نہیں ہے۔ ہر قسم کی آمد پر ۱/۱۰ حصہ ادا کرنا ضروری ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ تمام ایسے دوستوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ریلیز ہونے پر جو رقم ان کو ملے

"خالی بیٹھنا اور باتیں کرتے رہنا آوارگی ہے"

(حضرت مسیح موعود و امام الصلاح محمد خاتم الخلفاء المہدی مرکز)

جو جھگڑے کے بعد باہمی سمجھوتہ کا فیصلہ ہونے پر سب مل کر صلح کا فیصلہ کرائیں۔ جذبۂ انتقام کو کچل دیا جائے۔ کسی فریق سے دیگر اقوام کچھ فائدہ نہ اٹھائیں۔ (باقی)

# گاندھی جی کی مسلمانوں سے ہمدردی کی حقیقت

گاندھی جی کا دعویٰ ہے کہ وہ ہندو مسلمانوں کو ایک آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے بھی ایسے ہی خیرخواہ۔ ہمدرد اور دوست ہیں جیسے ہندوؤں کے۔ وہ مسلمانوں کی بھی ویسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں جیسی ہندوؤں کی۔ لیکن واقعات نے کبھی اس کی تائید نہیں کی۔ ان میں جو تازہ اور نہایت افسوسناک اضافہ بہار میں ہوا ہے۔ وہ ملاحظہ ہو۔

بہار میں ہزارہا مسلمانوں پر جو قیامت ہندوؤں نے بپا کی ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی تو اکھلی (بنگال) میں ہندوؤں کو پیش نہ آیا۔ لیکن گاندھی جی جھٹ تو اکھلی جا پہنچے۔ اور وہاں وہ پاپیادہ ننگے پاؤں پھر کر ہر رنگ میں ہندوؤں کے نقصان کا ازالہ کرنے انہیں منظم بنانے اور وقت پڑے جان پہ کھیل جانے کی تلقین کر رہے ہیں۔ اس دوران میں جب بھی انہوں نے مسلمانوں کو اپنے اعتماد میں لینے کے لئے ان سے کہا کہ میں تمہارا بھی ویسا ہی خیرخواہ ہوں جیسا کہ ہندوؤں کا۔ تو ان سے مطالبہ کیا گیا کہ آپ بہار میں مسلمانوں سے ہمدردی کا اظہار کرنے کے لئے کیوں تشریف نہیں لے گئے۔ اس کا جواب انہوں نے ہر موقعہ پہ یہی دیا کہ میں تو اکھلی کو کسی صورت میں نہیں چھوڑ سکتا۔ اور میں یہاں رہتا ہوا بھی بہار کے مسلمانوں کی بہت کچھ خدمت کر سکتا ہوں۔ اور کر رہا ہوں۔

لیکن وہی ہندو اخبار جن میں کل تک گاندھی جی کا یہ جواب نہایت نمایاں طور پر شائع ہو رہا تھا۔

وہی اب نہایت جلی الفاظ میں یہ اعلان کر رہے ہیں کہ "مہاتما گاندھی ڈسٹرکٹ ہزارہ کا دورہ کریں گے۔" (پرتاپ ۱۴ فروری)

حالانکہ سارے ڈسٹرکٹ ہزارہ میں ہندوؤں کی طرف سے جس قدر نقصان کا ہندوؤں نے اعلان کیا ہے اسے بہار کے کسی ایک گاؤں کے مسلمانوں کے جانی اور مالی اتلاف سے کچھ بھی نسبت نہیں۔ اور جب گاندھی جی ایسے انسان کی مسلمانوں سے ہمدردی اور خیرخواہی کی حقیقت یہ ہو۔ تو کسی اور غیر مسلم کی ہمدردی کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں۔

غلام نبی

# اسلام کے خزاں زدہ چمنوں میں نئی بہاروں کا آغاز

## جزیرہ سسلی میں کئی افراد کا قبول اسلام

جزیرہ سسلی میڈیٹرینین یعنی بحر متوسط میں واقع کے پاس ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے لیکن دنیا جانے وقوع کے لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس پہ مغربی قوموں نے بھی حکومت کی اور مشرقی قوموں نے بھی نویں صدی عیسوی سے لے کر دو سو تین سو سال تک مسلمان اس کے کل یا بعض حصوں پہ قابض رہے۔ ایک سو سال تک انہوں نے بغیر کسی مزاحمت کے حکومت کی۔ جب حکومت عیسائیوں کے ہاتھ میں آئی تو مسلمانوں پہ سخت مظالم توڑے گئے۔ اور نہایت سخت قوانین بنائے گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سسلی میں کوئی اسلامی جماعت نہ رہی۔

اب کئی صدیوں کے بعد اللہ تعالیٰ نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ذریعہ اس جزیرہ کو دوبارہ اسلام کی طرف دعوت دینے کا انتظام کیا ہے۔ اور ابھی چند ماہ ہوئے کہ حضور کے حکم کے ماتحت مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل وہاں پہنچے۔ اور اس قلیل عرصہ میں قریباً سوا سو تو ہوان کلمہ شہادت پڑھ کر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور بعض ان میں سے نہایت اخلاص اور جوش سے اپنے اہل وطن کو پیغام حق بھی پہنچاتے ہیں۔ امید ہے کہ ان کے ذریعہ ان کے رشتہ داروں میں اسلام کی صداقت کا بہت جلد چرچا ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس جزیرہ کے باشندوں پہ پھر رحم کرنا چاہتا ہے۔ اور انہیں اسلام کی نعمت سے نوازنا چاہتا ہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین

جلال الدین شمس

## امریکہ کے مشہور شہر سینٹ پولس میں جماعت احمدیہ کا قیام

### سولہ اشخاص نے بیعت کی

قبل ازیں یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ شہر سینٹ پولس میں جو شکاگو سے تین سو میل کے فاصلہ پہ جنوب مغرب میں واقع ہے۔ چودہ اشخاص نے حال میں بیعت کی ہے۔ لیکن بعد کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ چودہ نہیں بلکہ سولہ اشخاص نے بیعت کی۔ اللہ تعالیٰ سب کو استقامت بخشے۔ اور دوسروں کے لئے انہیں موجب ہدایت بنائے۔ آمین

جلال الدین شمس

# تلاش گمشدہ

(۱) میری دو لڑکیاں ممتاز اختر عمر تیرہ سال۔ کلوار قمیص سوتی چارخانہ۔ سرخ سویٹر۔ رنگ سفید گندمی دوپٹہ گلابی۔ ازاری چادر سبز۔ پاؤں میں گرگابی بٹن دار۔ ایک کان پہ سیاہ تل کا نشان۔ ناک میں فیروزی رنگ کا تار۔ زبان پشاوری اور پنجابی جسم میانہ (۲) نذر اختر عمر ۱۰ سال۔ کلوار قمیص سوتی چارخانہ۔ رنگ گندمی۔ سرخ کلابی دوپٹہ۔ اور سفید موٹی چادر۔ پاؤں میں سلیپر۔ زبان معمولی پشاوری و پنجابی۔ قد بلحاظ عمر میانہ جسم معمولی فربہ۔ جو دوست پہنچا دیں گے انہیں پچاس روپیہ انعام دیا جائے گا۔ (۲) اور دیہ بذیعہ ٹ صاحبان جماعت احمدیہ اس حلقہ میں اطلاع فرمائیں۔ نیز پشاور کی جماعت خصوصاً گذارش ہے کہ وہ خاص توجہ سے کوشش فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ پتہ محمد خان معرفت ناظر صاحب امور عامہ قادیان

# قادیان کے نواحی علاقہ میں تبلیغ

ماہ صلح کے آخری ہفتہ میں مقامی تبلیغ کے ماتحت ۸ مبلغین نے قریباً ۵۰ دیہات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ایک دو جگہ معمولی مناظرے بھی ہوئے۔ کیمسے اور پتلیفی ٹریکٹ تقسیم ہوئے۔ حضور کے ارشاد کے ماتحت طرف جماعت کو ہر جگہ توجہ دلائی گئی۔ بفضل تعالیٰ سولہ نئے افراد بذریعہ بیعت سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے

حافظ عبدالرحمن مبشر

# سیاسیات میں فرقہ اہلحدیث کی پوزیشن

اخبار اہلحدیث مؤرخہ ۷ فروری ۱۹۴۷ء میں اہلحدیثوں کی سیاسی پالیسی کے متعلق ایک مضمون نگار نے لکھا ہے۔

"میرے نزدیک دنیاوی سیاست میں افراد اہلحدیث کا برادران وطن سے اشتراک میں مذہب اہلحدیث کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ ہاں بدعتیوں۔ حنفیوں۔ شیعوں۔ قادیانیوں وغیرھم کے ساتھ رہنے۔ اٹھنے بیٹھنے اور ان کے ساتھ اشتراک کرنے میں ان میں جذب ہو جانے کا خوف ہے۔ یا ان کی رعایت میں سنتوں کے چھوٹ جانے کا خوف ضرور ہے۔ پس افراد اہلحدیث کو ان حضرات سے اجتناب ضروری ہے۔ ورنہ مذہب اہل حدیث ختم ہو جائے گا۔" (اخبار اہلحدیث مؤرخہ ۷ فروری ۱۹۴۷ء)

اس اقتباس سے ظاہر ہے۔ کہ اہلحدیث اپنی سیاسیات میں مسلمان کہلانے والے فرقوں سے بھی روا نہیں سمجھتے۔ بلکہ وہ غیر مسلم جماعتوں سے راہ و رسم رکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ پالیسی اسلامی سیاسیات کے لئے سخت ضرر رساں ہے۔ لیکن اس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ مذہبی اختلافات کی صورت میں کسی مذہبی جماعت کو دوسرے بھائی کے لئے الگ رہنا پڑے۔ تو کم از کم اہلحدیثوں کو اس پہ اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں

ابوالعطاء جالندھری

"سچائی کو اپنا معیار قرار دو" منجانب تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

# وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر اصلاح کو اطلاع کرے۔ ڈائریکٹر

۸۹۰ء منکہ مکرم شیخ چوہدری عبدالعزیز صاحب اوورسیر قوم راجپوت چوہان عمر ۶۲ سال بیعت ۱۹۱۱ء ساکن موضع فاضل لاڑکانہ تحصیل گوٹھ ضلع بہاولپور۔ بمقامی جائیداد ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱ ۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیورات طلائی یکتولہ ۴ ماشہ اس کے علاوہ مظہرہ کو اپنے بھائی کیطرف سے جو خرچ تا بہ مظہرہ زیورات اور جہیز خرچ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہے۔ اگر مظہرہ کی کوئی اور جائداد یا قرضہ وغیرہ موجود ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی جاتی ہے۔

الامۃ: کلثوم اختر موصیہ۔ گواہ شد: چوہدری عبدالعزیز والد موصیہ گواہ شد چوہدری محمد اختر برادر موصیہ۔

۹۶۶۱ء منکہ خدیجہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری رستم علی صاحب قوم راجپوت عمر ۴۵ سال بیعت ایشی احمدی ساکن محمود آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ کنڈی ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹ ۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا مہر مبلغ ۱۰۰۱ روپیہ ہے۔ اس کے علاوہ زیورات مبلغ ۷۰/ روپے کے ہیں۔ کل ۱۷۰/ روپے کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ: خدیجہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا۔ گواہ شد: رستم علی خاوند موصیہ گواہ شد عبدالرحمن خان محمود آباد اسٹیٹ گواہ شد۔ امۃ الرشید بیگم اختر پریذنٹ بحق اداء الشہ

۹۵۵۹ء منکہ مریم بی بی زوجہ رحیم بخش صاحب قوم موان نقد موجود ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میں تادم زیست اپنی آمد کے ۱/۱۰ حصہ باقاعدہ ادا کرتا ہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: نور الحق قلم خود۔ گواہ شد: چوہدری سعید اللہ شہاس کلرک دفتر نقارت اعلیٰ۔ گواہ شد حفیظ احمد ناصر تعلقہ جات کلرک دفتر ریاسیوٹ ایکسٹرا ڈیپارٹمنٹ۔

۹۳۰۹ء منکہ رشیدہ بیگم زوجہ محمد صدیق صاحب قوم راجپوت عمر قریباً ۱۹ سال بیعت ۱۹۱۵ء ساکن فیض اللہ چک ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰ ۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد ۲۵/ روپیہ زیورات طلائی مع تولہ زیورات نقرئی مع آلے اور متعہ مہر مبلغ ۵۰۰/ روپیہ ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے پر اور کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کی بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی الامۃ رشیدہ بیگم موصیہ بقلم خود گواہ شد عبدالمجید ولد الٰہی گواہ شد محمد صدیق خاوند موصیہ۔

حکیم احمد خان صاحب قوم نوار عمر قریباً ۵۰ سال بیعت ۱۹۰۹ء ساکن کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲ ۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری زمین اندر پہاڑ بزدار کے قریباً ۱۰۰ بیگہ کنال ہے۔ اور واسطے پندرہ روپے ماہوار میں اس جائداد کو آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد: ابو احمد محمد خان مولوی فاضل کوٹ قیصرانی گواہ شد: غلام یاسین انسپکٹر بیت المال گواہ شد: محمد اکبر قیصرانی۔

۹۴۶۶ء منکہ عبدالحق ولد رکن دین قوم راجپوت عمر قریباً ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن منیلوہ ضلع فیروزپور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ اپریل ۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت قریباً دس روپیہ ماہوار آمد ہے میں کیلا ہوں۔ نہ ہی میری کوئی اولاد ہے۔ اور نہ ہی میری کوئی جائداد ہے صرف ۶۰/ روپے

۹۶۱۷ء منکہ محمد سعید شیخ والد عزیز شیخ قوم شیخ پیشہ زمیندارہ عمر ۳۸ سال بیعت ۱۹۳۵ء ساکن رنگلا پور ڈاکخانہ بھرپور ضلع مدنا پور صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۴ ۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے کل جائداد ۱۹۸۲ء ۱۰ ڈیسمل زمین جس کی قیمت ۵ روپیہ ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر میرے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: محمد سعید شیخ مخروف بنگالی گواہ شد شیخ عبدالرحمن انڈر پور گواہ شد۔ سید سعید احمد

منجانب انسپکٹر بیت المال

۹۸۱۸ء منکہ ابو احمد محمد خان مولوی فاضل ولد حکیم حافظ


روزانہ استعمال کی چیز پائیدار اور دیدہ زیب ہونی چاہیئے۔

سام 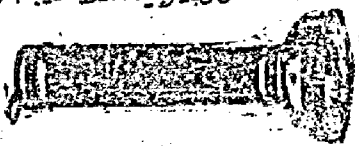 ٹالرنج

کی مقبولیت صرف اسی وجہ سے ہے سام روٹ اینڈ کو قادیان

دواخانہ نورالدین کے مجربات

قرص جواہر۔ مردانہ طاقت کے لئے قیمت یکصد قرص ۶ روپے

قرص خاص۔ خاص مردانہ امراض کے لئے قیمت یکصد قرص ۶ روپے

تریاق الفرا۔ مرض الفرا کو دور کرتی ہے۔ قیمت فی تولہ دو روپے ۸ر مکمل کورس ۲۵ روپے

حب بخار۔ ملیریا کے واسطے مفید ہے۔ یکصد قرص ۶ روپے

ملنے کا پتہ دواخانہ نورالدین قادیان

جناب ماسٹر عبدالرحمن صاحب نومسلم کرنالوی

لکھتے ہیں

"میری آنکھیں کمزور رہتی تھیں۔ میں نے دواخانہ نورالدین قادیان سے سرمہ مبارک لے کر استعمال کیا۔ خدا کے فضل و کرم سے بہت فائدہ ہوا" عبدالرحمن نومسلم کرنالوی

سرمہ مبارک جملہ امراض چشم کیلئے مفید ہے۔

فی تولہ دو روپے ۸ر

دواخانہ نورالدین قادیان

## جناب سول سرجن صاحب الموڑہ

کی بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کچھ دن پیشتر میں نے اور میری ہمشیرہ نے آپ کی بواسیری گولیاں استعمال کیں بہت فائدہ ہوا خونی بواسیر کے لئے آپکی گولیاں اکسیر ہیں۔ بیگم حبیب الحسن

بواسیری ایک ماہ کا کورس آٹھ روپے۔ طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان

## خوشخبری

ہم نے اپنے دیرینہ کے مفرماؤں کی پیہم خواہشوں پر بجلی کے بٹکھوں کی اوور ہالنگ خاص دھات کے وبریٹنگ ڈالنے وغیرہ ہر قسم کی مرمت کا اہتمام کیا ہے۔ امید ہے احباب اپنی ضروریات کے لئے ہمیں خدمت کا موقعہ دیں گے۔

انشاء اللہ احباب حسب سابق ہماری خدمات کو قابل بخش پائینگے۔

المشتہر: عبداللطیف الیکٹریکل سپروائزر (سند یافتہ) پاور نیز اینڈ مکینک

(متصل مسجد مبارک) قادیان

## عرق نور

(رجسٹرڈ) ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ درد کمر۔ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن۔ یرقان۔ کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے معدہ کی بیقاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک کو پیدا کرتا ہے اور اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے

عرق نور:۔ عورتوں کی جملہ امراض خصوصاً ایام ماہواری کی بیقاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے۔ بالخصوص اکڑا کی لاجواب دوا ہے

نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپے علاوہ محصول ڈاک

المشتہر: ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ قادیان پنجاب

## درخواست دعا

عزیز حمید اللہ خاں صاحب پسر شمشاد علیخاں صاحب مرحوم ساکن ماڈل ٹاؤن لاہور کو بفضلہ تعالیٰ نسبتاً بہت آرام ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے واسطے سلسلہ دعا جاری رکھ کر ثواب فرماویں

مفتی محمد صادق

**کرمنڈل محمد وودھ:۔** ۲۷ جنوری بوقت شام بٹالہ سٹیشن پر ایک کرمنڈل جسمیں ایک سیر دودھ تھا۔ رہ گیا اگر کسی احمدی بھائی کو لاہور۔ تو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔

بابو محمد اکرم معرفت شفاخانہ رفیق حیات۔ قادیان

| | | |
|---|---|---|
| روپ سنوار کریم<br>چھائیوں۔ کیلوں دھبات اور بدنما داغوں کا کامیاب علاج قیمت فی شیشی | رشک چمن سینٹ<br>دلکش و مفرح خوشبو نیز ہر قسم کے عطریات کا کارخانہ<br>قیمت فی تولہ اول درجہ ۱۲ روپے دوم درجہ ۸ روپے | پیرس کولڈ کریم<br>جلد ملائم اور خوبصورتی۔ کھنے کیلئے بہترین چیز ہے قیمت ۱۲ انچس ڈیڑھ روپیہ<br>کمیشن کیلئے بذریعہ خط و کتابت تعلیم |

حمید یہ فارمیسی قادیان

## ایک نہایت مفید تبلیغی ٹریکٹ

مکرم محترم جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد دکن نے حال ہی میں ایک نہایت خوبصورت ٹریکٹ ۶۴ صفحات کا خدا تعالیٰ کا عظیم الشان پیغام کے نام سے چار ہزار کی تعداد میں شائع کیا ہے۔ مضمون اسقدر دلچسپ ہے کہ متعصب سے متعصب انسان بھی اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اور تبلیغ کا پیرایہ اس قدر دلکش ہے کہ ہر سعید الفطرت انسان کے متاثر ہونے کی پوری امید ہے۔ قیمت ایک روپیہ کے آٹھ طالب حق کو مفت۔

الفضل ۳ جنوری ۱۹۳۹ء

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

## اکسیر شباب

یہ دوا نہایت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ جس کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تعریف کرنا لاحاصل ہے۔ اس کے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کی جاسکتی ہیں۔ نہایت مقوی اور ہے اس کو ترتیب دیا گیا اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اس میں خیال رکھا گیا ہے قیمت فی شیشی سات روپے علاوہ محصول ڈاک

ملنے کا پتہ:۔ دواخانہ خدمت خلق قادیان


## اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول۔ ۲ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت لالہ پیتم سنگھ جین صاحب جج بہادر درجہ اول پسرور۔ ضلع سیالکوٹ

دعویٰ دیوانی بمے لال دین ولد نجو جٹ کھیوا باجوہ تحصیل پسرور

بنام عمرالدین وغیرہ۔ درخواست دگری قطعی غلام قادر ولد ہند قوم جٹ سکنہ حال گھنووی گھریالی تحصیل شاہدرہ۔ ضلع شیخوپورہ

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی غلام قادر مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام غلام قادر مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر غلام قادر مذکور تاریخ ۱۵/۳/۴۷ کو مقام پسرور حاضر عدالت نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۲۸ جنوری ۱۹۴۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

مہر عدالت (دستخط حاکم)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ (مینیجر)

# تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دہلی ۱۳ فروری۔ سینٹرل اسمبلی میں مختلف سوالات کا جواب دیتے ہوئے پنڈت نہرو نے بتایا۔ کہ ہند چینی میں ہنوئی کی لڑائی میں تین ہندوستانی مارے گئے۔ ہندوستانیوں کی جائداد کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا۔ اس سلسلے میں ہندوستان کی طرف سے ہندوستانیوں کے تحفظ جان و مال کے خلاف سخت احتجاج کیا گیا ہے۔ ہند چینی سے ہندوستانیوں کو نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا مشرقی افریقہ کے ساتھ ابھی تک ہندوستان کے تعلقات دوستانہ ہیں۔ وہاں پر ہندوستانیوں کے داخلہ کے خلاف جو بل پیش کئے جا رہے ہیں حکومت ہند نے انہیں واپس لے لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا عرب لیگ کی طرف سے سرکاری طور پر حکومت ہند کو کوئی دوستانہ پیغام نہیں ملا۔ لیکن میں سنجی طور عرب لیگ کے سیکرٹری سے اکثر خط و کتابت کرتا رہا ہوں۔ یہ خط و کتابت دوستانہ اور ہمدردانہ رنگ رکھتی ہے۔ بقائی علاقہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ وہاں پر مختلف سیاسی پارٹیوں کو کام کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن انکی سلامتی کی ذمہ داری صرف اسی صورت میں لی جاتی ہے جب کہ وہ پہلے پولیٹیکل محکمہ کو اپنے جلسے کی اطلاع کر دیں۔

کلکتہ ۱۳ فروری۔ مہاتما گاندھی جی کا پیدل دورہ ابھی جاری ہے۔ آپ نے ایک گاؤں میں تقریر کرتے ہوئے کہا کچھ لوگوں کے ہندوستان سے چلے جانے کے متعلق انگریزوں کی دیانت داری پر بشر ہے۔ لیکن مجھے اس سلسلے میں انگریزوں پر اب کوئی شک نہیں ہے۔ آپ نے مزید کہا۔ اگر ہندو و مسلم نے زندہ رہنا ہے تو اسے ذات پات کا امتیاز ترک کرنا پڑے گا۔

کلکتہ ۱۲ فروری۔ مولانا محمد اکرم خان صدر بنگال پراونشل مسلم لیگ نے لیگ کونسل کی درخواست پر اپنا استعفیٰ واپس لے لیا ہے۔

لائلپور ۱۳ فروری۔ گندم درجہ ۱/۱۰/- ۹ گندم فارم ۱۴/۹ گڑ نیا ۱/۲۱ تا ۱/۲۳ شکر نئی ۱/۸/۳ تا ۱/۲۵/۳ گھی دیسی ۱۹۱/-/-

دہلی ۲ فروری۔ حکومت ہند نے فوجی ہندو گوارڈوں کو حکم دیا ہے۔ کہ آئندہ فوجیوں کے کسی سوال نہ پہنچنے پر کسی غیر ملکی باشندے کو مقرر نہ کیا جائے۔ اگر خاص حالات میں کسی غیر ملکی کو لیا بھی جائے۔ تو اسے کم از کم مدت کے لئے رکھا جائے۔ اور اس قسم کے تقرر کے لئے ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کی منظوری حاصل کی جائے۔

لاہور ۱۲ فروری۔ حکومت پنجاب کی طرف سے لیگ الیکشن کے سلسلے میں جو بیان جاری کیا گیا ہے۔ اس پر بتایا گیا ہے کہ ۵ موجودہ اضلاع انبالہ۔ ملتان اور راولپنڈی کی ڈویژنوں میں مختلف مقامات پر حملے کئے گئے۔ اور جلوس نکالے گئے۔ متعدد گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ بعض مقامات پر اسٹنگ آور گیس سے بھی کام لینا پڑا۔ شیخوپورہ میں چار اشخاص کو دو دو سال قید کی سزا کا حکم دیا گیا۔

نئی دہلی ۱۲ فروری۔ مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ یکم مارچ ۱۹۴۷ء سے بناسپتی گھی کو رنگ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

لندن ۱۲ فروری۔ برطانوی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ برفباری کے باعث کوئلہ کی جو قلت پیدا ہو گئی ہے۔ وہ بدستور جاری ہے کوئلہ کے کئی سو جہاز بندرگاہوں میں دیکھے پڑے ہیں مزید متعدد فیکٹریاں بند ہو گئی ہیں ۱۳ فروری سے برطانیہ میں گھروں میں بھی بجلی کے استعمال پر پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ ابھی صورت حالات اور زیادہ خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔

لاہور ۱۲ فروری۔ پبلک سیفٹی آرڈیننس کو چیلنج کرنے کے لئے آج ہائی کورٹ میں ایک درخواست مسٹر مقبول احمد ایڈووکیٹ کی طرف سے دی گئی یہ درخواست ۲۵ جنوری کو گرفتار شدہ ملک محمد انور خان ایڈووکیٹ شیخوپورہ کے خلاف کارروائی کو منسوخ کرنے کے لئے دی گئی۔ جسٹس بھنڈاری کے سامنے اس درخواست کی سماعت شروع ہوئی ہے۔

دہلی ۱۲ فروری۔ حکومت ہند نے اعلان کیا ہے کہ ۲۹ مارچ سے جلانے والے مختلف قسم کے تیلوں سے کنٹرول ہٹا لیا جائیگا۔ جس کی وجہ سے تیل حاصل کرنے کے لئے پرمٹ لینے کی ضرورت نہ ہوگی

ٹوکیو ۱۱ فروری۔ جاپان میں مقیم برطانوی فوجوں کا پہلا گروپ ۱۰ فروری کو یہاں سے منیلا پہنچ گیا۔ مزید سپاہ مارچ کے شروع میں روانہ ہوگا

لندن ۱۲ فروری۔ آج برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون نے اعلان کیا کہ حکومت کی طرف سے فلسطینی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے جو تجاویز ۷ فروری کو پیش کی گئی تھیں وہ عربوں اور یہودیوں کے درمیان کوئی مفاہمت نہیں پیدا کر سکیں۔ اب ممکن ہے کہ فلسطینی مسئلہ کو اقوام متحدہ کی اسمبلی میں پیش کیا جائے۔ آج عرب نمائندوں نے برطانیہ کے سامنے ایک میمورنڈم پیش کیا۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ فلسطین کو فوراً آزاد کر دیا جائے۔ اس کی تقسیم نہ کی جائے۔ اور یہودی داخلہ کو بند کر دیا جائے۔

ٹھاویہ ۱۲ فروری۔ انڈونیشی وزیر اعظم سلطان شہریار نے اعلان کیا ہے کہ غالباً اگلے ہفتہ ان کی حکومت کی طرف سے یہ اعلان کر دیا جائے گا کہ انڈونیشیا میں جنگ مکمل طور پر ختم ہو گئی۔

پٹنہ ۱۲ فروری۔ آج بہار کی وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک اسمبلی میں پیش ہوئی کل اس پر بحث ہوگی۔ امید کی جاتی ہے کہ اس موقعہ پر وزیر اعظم بہار کی طرف سے خاندان بہار کی تحقیقات کے سلسلے میں ایک غیر جانبدار تحقیقاتی کمیشن کے تقرر کا اعلان کیا جائے گا۔

پشاور ۱۲ فروری۔ ضلع مردان کے حلقہ کالی زئی کے ضمنی انتخاب کے سلسلے میں آج پولنگ شروع ہو گیا۔ مسلم لیگی حلقوں کا بیان ہے کہ مسلم لیگ کے امیدوار کو بہت زیادہ ووٹ مل رہے ہیں۔

نیویارک ۱۲ فروری۔ آج اقوام متحدہ اسمبلی کی تنظیم امن میں تخفیف اسلحہ کے متعلق مجوزہ کمیشن کے مستقبل کا فیصلہ کیا جائے گا۔ ایران کولمبیا اور برطانیہ کے نمائندے اس مسئلہ پر اپنی رائے ظاہر کریں گے۔ روس کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ ایٹم بم کو بھی ان ہتھیاروں کے زمرہ میں شامل کیا جائے۔ جنہیں اب ختم کرنا مقصود ہے

لاہور ۱۲ فروری۔ پنجاب اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کا اجلاس ۱۷ فروری کو اسمبلی چیمبر میں منعقد ہوگا۔

قاہرہ ۱۲ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت نہرو کی ایشیائی کانفرنس کے سلسلہ میں قریباً تمام عرب ممالک نے شرکت سے انکار کر دیا ہے۔ عرب لیگ نے بھی اپنا نمائندہ بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔

روم ۱۲ فروری۔ پیرس میں اٹلی کے ساتھ جو صلح کا معاہدہ ہوا ہے۔ اس کے خلاف اٹلی کے طول و عرض میں مظاہرے ہوئے۔ بعض جگہ مظاہرین کا پولیس سے تصادم ہوا۔ ایک ہجوم نے روم میں برطانوی نشانوں کو توڑ ڈالا۔ بارہ جگہ امریکن افراد پر حملے کئے گئے۔

## چار مجاہدین افریقہ کی بمبئی سے روانگی

بمبئی ۱۳ فروری۔ بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ چاروں مجاہدین افریقہ یعنی مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر و مکرم نور الدین صاحب و مکرم سید ولی اللہ صاحب و مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب اور مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب جو قادیان سے ۹ فروری کو روانہ ہوئے تھے۔ ۱۲ فروری کو شام کے آٹھ بجے بمبئی بخیریت پہنچ گئے تھے۔ اور آج ۱۳ تاریخ کو ۱۰ بجے جہاز پر سوار ہو کر دار السلام روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ انکے بخیر و عافیت منزل پر پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

## غازی پور صوبہ بہار میں احمدیوں کی گرفتاری اور درخواست دعا

معتبر ذرائع سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چار معزز اور امن پسند احمدیوں کو پولیس نے جعلی الزام کی بناء پر گرفتار کر لئے ہیں۔ معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ یہ دوست دیگر مسلمانوں کی سرگرم تبلیغ میں مدد کرتے تھے۔ اور ان کی جائز شکایات کو افسران بالا تک پہنچاتے تھے۔ اس لئے پولیس نے اذراہ شرارت انہیں گرفتار کیا ہے۔ ہمیں ذاتی طور پر معلوم ہے کہ یہ لوگ غازی پور کے معزز ترین میں سے ہیں اور امن پسند ہیں۔ احباب ان کو اور دیگر مصیبت زدگان بہار کو اپنی خاص دعاؤں

نگران حکومت ہند کی طرف سے گورنمنٹ آف بہار کو ہدایت کی گئی ہے کہ